پنجاب • PCTB / PECTAA

دہم جماعت ترجمہ القرآن المجید
مکمل کتاب نوٹس

10th Class Tarjuma-tul-Quran Notes — Punjab Board (PCTB) — Full Book Notes

یہ نوٹس پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB) کی دہم جماعت ترجمہ القرآن المجید کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
کتاب کی پندرہ سورتوں کے اہم نکات، اہم الفاظ اور خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے،
اور ہر سورت کے آخر میں اصل مشقی سوالات دیے گئے ہیں۔

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB) کی دہم جماعت ترجمہ القرآن المجید کی کتاب پر مبنی ہیں جو پنجاب کے تمام بورڈز کے لیے منظور شدہ ہے۔ کتاب میں کل پندرہ سورتیں شامل ہیں جو سورۃ الانعام سے شروع ہو کر سورۃ الشوریٰ پر ختم ہوتی ہیں۔ کتاب کے شروع میں تلاوتِ قرآن، عمومی ہدایت اور حاصلاتِ تعلم کے حصے بھی دیے گئے ہیں۔

امتحانی خاکہ (تیسری پارٹی ذرائع سے ماخوذ، سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہیں): ترجمہ القرآن المجید کا پرچہ کل **50** نمبروں کا ہوتا ہے — معروضی حصہ **10** نمبر اور انشائی حصہ **40** نمبر۔ انشائی حصے میں منتخب سورتوں کے تعارف و مرکزی مضامین، مختصر سوالات، قرآنی الفاظ کے معانی اور منتخب حصوں کا بامحاورہ ترجمہ شامل ہوتا ہے۔ پنجاب کے تمام بورڈز میں ایک ہی خاکہ رائج ہے۔ تازہ ترین خاکے کے لیے اپنے بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

نوٹس کیسے استعمال کریں

- ہر سورت کو پہلے مکمل پڑھیں، پھر اس کے اہم نکات اپنی زبان میں دہرائیں۔
- اہم الفاظ کے معانی یاد رکھیں، کیونکہ ان سے مختصر سوالات بنتے ہیں۔
- ہر سورت کے آخر میں دیے گئے مشقی سوالات حل کریں اور جوابات جوابی کلید سے ملائیں۔
- سورتوں کے مرکزی مضامین اور ان سے ملنے والے اسباق پر خاص توجہ دیں۔

سورتوں کی فہرست

1	سورۃ الانعام	2	سورۃ الاعراف	3	سورۃ یونس
4	سورۃ ھود	5	سورۃ الرعد	6	سورۃ ابراھیم
7	سورۃ الحجر	8	سورۃ النحل	9	سورۃ بنی اسرائیل
10	سورۃ الکہف	11	سورۃ المؤمنون	12	سورۃ الزمر
13	سورۃ المؤمن (الغافر)	14	سورۃ حم السجدہ (فصلت)	15	سورۃ الشوریٰ

نوٹ: ان نوٹس میں قرآن مجید کی آیات کا متن، آیت نمبر یا حدیث کا متن شامل نہیں کیا گیا ہے۔ صرف خلاصہ، مرکزی مضامین اور اپنے الفاظ میں تشریح دی گئی ہے۔

کتاب کا تعارف: تلاوتِ قرآن، عمومی ہدایت اور حاصلاتِ تعلم

کتاب کے شروع میں تلاوتِ قرآن کے آداب، عمومی ہدایت اور حاصلاتِ تعلم بیان کیے گئے ہیں۔ ان حصوں کا مقصد طالب علم کو قرآن مجید پڑھنے کا صحیح طریقہ، اس سے ہدایت حاصل کرنے کا راستہ اور اس مضمون سے حاصل ہونے والے مقاصد سے آگاہ کرنا ہے۔

اہم نکات

- تلاوتِ قرآن کا مطلب ہے قرآن مجید کو صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنا۔
- قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے تاکہ اس کی ہدایت پر عمل کیا جا سکے۔
- تلاوت سے پہلے وضو کرنا اور پاک جگہ بیٹھنا ادب کا تقاضا ہے۔
- عمومی ہدایت سے مراد قرآن کی وہ بنیادی تعلیمات ہیں جو ہر انسان کے لیے رہنمائی ہیں۔
- حاصلاتِ تعلم وہ مقاصد ہیں جو اس مضمون کو پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں، جیسے ترجمہ سمجھنا اور قرآنی الفاظ کے معانی جاننا۔
- قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ہی اصل مقصد ہے، صرف پڑھنا کافی نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **تلاوت:** قرآن مجید کو پڑھنا • **تجوید:** صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کا علم • **حاصلاتِ تعلم:** سیکھنے سے حاصل ہونے والے مقاصد

خلاصہ: کتاب کا تعارف طالب علم کو بتاتا ہے کہ قرآن مجید کو کیسے پڑھنا ہے، اس سے کیا سیکھنا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کیسے کرنا ہے۔ تلاوت، ہدایت اور حاصلاتِ تعلم — یہ تینوں مل کر اس مضمون کی بنیاد بناتے ہیں۔

کتاب کا تعارف: تلاوتِ قرآن، عمومی ہدایت اور حاصلاتِ تعلم — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: تلاوتِ قرآن کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کو صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنا تلاوت کہلاتا ہے۔

سوال 2: قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: سمجھ کر پڑھنے سے قرآن کی ہدایت دل میں اترتی ہے اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سوال 3: عمومی ہدایت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عمومی ہدایت سے مراد قرآن کی وہ بنیادی تعلیمات ہیں جو ہر انسان کی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

سوال 4: حاصلاتِ تعلم کیا ہیں؟

جواب: حاصلاتِ تعلم وہ مقاصد ہیں جو اس مضمون کو پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں، جیسے ترجمہ سمجھنا اور قرآنی الفاظ کے معانی جاننا۔

سوال 5: قرآن پڑھنے کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب: قرآن پڑھنے کا اصل مقصد اس کی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: تلاوتِ قرآن کے آداب بیان کریں۔

جواب: تلاوتِ قرآن کے آداب یہ ہیں کہ تلاوت سے پہلے وضو کیا جائے، پاک جگہ بیٹھی جائے اور دل کو دنیاوی خیالات سے پاک کیا جائے۔ قرآن کو صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور اس کے معانی پر غور کرنا چاہیے۔ تلاوت کے دوران خاموشی اور توجہ ضروری ہے۔ جو شخص ادب کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اس کے دل پر قرآن کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

سوال 2: اس مضمون کے حاصلاتِ تعلم کیا ہیں؟

جواب: اس مضمون کے حاصلاتِ تعلم یہ ہیں کہ طالب علم قرآن مجید کا ترجمہ سمجھ سکے، قرآنی الفاظ کے معانی جان سکے، سورتوں کے مرکزی مضامین بیان کر سکے اور قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنا سکے۔ ان مقاصد کا حاصل یہ ہے کہ طالب علم صرف پڑھنے والا نہ رہے بلکہ قرآن کی ہدایت پر عمل کرنے والا بن جائے۔

کتاب کا تعارف: تلاوتِ قرآن، عمومی ہدایت اور حاصلاتِ تعلم — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ تلاوت کسے کہتے ہیں؟
(الف) قرآن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا (ب) قرآن کو سننا (ج) قرآن کو حفظ کرنا (د) قرآن کو لکھنا

2۔ تجوید کا مطلب کیا ہے؟
(الف) آہستہ پڑھنا (ب) بلند آواز میں پڑھنا (ج) تیز پڑھنا (د) صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کا علم

3۔ تلاوت سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
(الف) کھیلنا (ب) کھانا کھانا (ج) وضو کرنا (د) سونا

4۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) وقت ضائع ہوتا ہے (ب) ہدایت دل میں اترتی ہے (ج) کچھ نہیں ہوتا (د) مشکل ہوتی ہے

5۔ حاصلاتِ تعلم سے کیا مراد ہے؟
(الف) سیکھنے سے حاصل ہونے والے مقاصد (ب) کتاب کی قیمت (ج) استاد کا نام (د) امتحان کے نمبر

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف

سورۃ 1: سورۃ الانعام

سورۃ الانعام مکی سورت ہے جس کا مرکزی موضوع توحید ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کی قدرت اور اس کی نشانیوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سورت کا نام اس میں مویشیوں کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے، اور اس میں شرک کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔

اہم نکات

- اس سورت کا بنیادی پیغام توحید ہے — اللہ تعالیٰ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔
- شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے اور مشرکوں کے عقائد کی تردید کی گئی ہے۔
- کائنات کی نشانیوں — آسمان، زمین، دن رات اور بارش — سے اللہ کی قدرت پر دلیل دی گئی ہے۔
- انبیائے کرام کی دعوت کا ذکر ہے کہ سب نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا۔
- آخرت، حساب کتاب اور جزا و سزا پر ایمان اس سورت کے اہم مضامین میں سے ہے۔
- حلال و حرام کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں اور اللہ کی حدود کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **انعام:** مویشی، چوپائے • **توحید:** اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا • **شرک:** اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

خلاصہ: سورۃ الانعام انسان کو توحید کی دعوت دیتی ہے اور شرک سے بچنے کی تلقین کرتی ہے۔ کائنات کی نشانیاں اللہ کی قدرت کی گواہی دیتی ہیں، اور آخرت پر ایمان انسان کو نیک عمل پر آمادہ کرتا ہے۔

سورۃ 1: سورۃ الانعام — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الانعام کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: اس سورت کا مرکزی موضوع توحید ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان اور شرک کی تردید۔

سوال 2: سورۃ الانعام کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں مویشیوں (انعام) کے احکام اور ان سے متعلق مشرکانہ رسموں کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الانعام رکھا گیا۔

سوال 3: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے، اور یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

سوال 4: کائنات کی نشانیاں کس بات کی دلیل ہیں؟

جواب: آسمان، زمین، دن رات اور بارش جیسی نشانیاں اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور وحدانیت کی دلیل ہیں۔

سوال 5: آخرت پر ایمان کا عملی فائدہ کیا ہے؟

جواب: آخرت پر ایمان انسان کو برائی سے روکتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے، کیونکہ اسے حساب کتاب کا یقین ہوتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الانعام کی روشنی میں توحید کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ سورۃ الانعام میں اللہ کی وحدانیت کو کائنات کی نشانیوں سے ثابت کیا گیا ہے اور شرک کی تردید کی گئی ہے۔ جو شخص توحید پر ایمان رکھتا ہے وہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے، صرف اسی سے مدد مانگتا ہے اور اسی کی عبادت کرتا ہے۔ توحید انسان کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کر کے صرف اللہ کا بندہ بناتی ہے، اور یہی ایمان آخرت میں کامیابی کی بنیاد ہے۔

سوال 2: سورۃ الانعام سے ہمیں زندگی گزارنے کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس سورت سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو صرف اللہ کی عبادت کرنی چاہیے اور شرک سے بچنا چاہیے۔ حلال و حرام میں اللہ کی حدود کی پابندی کرنی چاہیے اور کائنات کی نشانیوں پر غور کر کے اللہ کی قدرت کو پہچاننا چاہیے۔ آخرت کا یقین رکھتے ہوئے نیک اعمال کرنے چاہئیں اور برائی سے دور رہنا چاہیے۔

سورۃ 1: سورۃ الانعام — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الانعام کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
(الف) توحید اور شرک کی تردید (ب) روزے کے مسائل (ج) زکوٰۃ کے احکام (د) نماز کے احکام

2۔ انعام کے معنی کیا ہیں؟
(الف) درخت (ب) پہاڑ (ج) پرندے (د) مویشی

3۔ شرک کا مطلب کیا ہے؟
(الف) روزہ رکھنا (ب) اللہ کی عبادت کرنا (ج) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (د) نماز پڑھنا

4۔ کائنات کی نشانیاں کس کی دلیل ہیں؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی (ج) فرشتوں کی تعداد کی (د) زمین کی عمر کی

5۔ سورۃ الانعام کس دور میں نازل ہوئی؟
(الف) مکی دور میں (ب) ہجرت کے بعد (ج) فتح مکہ کے بعد (د) مدنی دور میں

6۔ توحید کا مطلب کیا ہے؟
(الف) فرشتوں کی عبادت کرنا (ب) بتوں کی پوجا کرنا (ج) کئی خداؤں کو ماننا (د) اللہ کو ایک ماننا

7۔ آخرت پر ایمان کا کیا فائدہ ہے؟
(الف) صحت اچھی رہتی ہے (ب) انسان برائی سے بچتا ہے (ج) دولت بڑھتی ہے (د) عمر لمبی ہوتی ہے

8۔ حلال و حرام کے اصول کس نے مقرر کیے ہیں؟
(الف) انسانوں نے (ب) اللہ تعالیٰ نے (ج) بادشاہوں نے (د) علماء نے

9۔ انبیائے کرام نے اپنی قوموں کو کس بات کی دعوت دی؟
(الف) ایک اللہ کی عبادت کی (ب) تجارت کی (ج) جنگ کی (د) دولت کمانے کی

10۔ سورۃ الانعام میں کس کی تردید کی گئی ہے؟
(الف) روزے کی (ب) زکوٰۃ کی (ج) نماز کی (د) شرک کی

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ب 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 2: سورۃ الاعراف

سورۃ الاعراف مکی سورت ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ، پچھلی قوموں کے انجام اور اہلِ اعراف کا ذکر ہے۔ اس سورت میں انسان کو شیطان کے وسوسوں سے خبردار کیا گیا ہے اور نیکی کی دعوت دی گئی ہے۔

اہم نکات

- حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ابلیس کے انکار کا واقعہ بیان ہوا ہے۔
- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور وہ وسوسوں سے انسان کو بہکاتا ہے۔
- پچھلی قوموں — جیسے قومِ نوح، عاد اور ثمود — کے انجام سے عبرت دلائی گئی ہے۔
- اہلِ اعراف وہ لوگ ہیں جو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام پر ہوں گے۔
- اللہ کے احکام کی پیروی کرنے والوں کے لیے کامیابی اور نافرمانوں کے لیے سزا کا ذکر ہے۔
- پیغمبروں کی دعوت کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ صبر اور حکمت سے قوم کو سمجھاتے رہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **اعراف:** جنت و دوزخ کے درمیان بلند مقام • **وسوسہ:** شیطان کا دل میں برا خیال ڈالنا • **توبہ:** گناہ سے پلٹ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا

خلاصہ: سورۃ الاعراف انسان کو شیطان سے خبردار کرتی ہے اور پچھلی قوموں کے انجام سے عبرت دلاتی ہے۔ جو لوگ اللہ کے احکام مانتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور نافرمان لوگ اپنے انجام کو خود پہنچتے ہیں۔

سورۃ 2: سورۃ الاعراف — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الاعراف میں حضرت آدم علیہ السلام کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت آدم کی تخلیق، فرشتوں کا سجدہ اور ابلیس کے سجدے سے انکار کا واقعہ بیان ہوا ہے۔

سوال 2: ابلیس نے سجدے سے انکار کیوں کیا؟

جواب: ابلیس نے تکبر کیا اور اپنے آپ کو آدم سے بہتر سمجھا، اس لیے اس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔

سوال 3: شیطان انسان کا کس طرح دشمن ہے؟

جواب: شیطان وسوسوں کے ذریعے انسان کو برائی کی طرف بلاتا ہے اور اللہ کی اطاعت سے روکتا ہے۔

سوال 4: اہلِ اعراف کون ہیں؟

جواب: اہلِ اعراف وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند مقام پر ہوں گے۔

سوال 5: پچھلی قوموں کے انجام سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: جو قومیں اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلاتی ہیں اور نافرمانی کرتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں، اس لیے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الاعراف کی روشنی میں شیطان سے بچنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے جو وسوسوں سے بہکاتا ہے۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی پناہ مانگے، قرآن کی تعلیمات پر عمل کرے اور برے خیالات کو دل میں جگہ نہ دے۔ تکبر اور خود پسندی شیطان کی راہ ہے، اس لیے عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ جو شخص اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت میں لگا رہتا ہے شیطان اس پر غالب نہیں آ سکتا۔

سوال 2: سورۃ الاعراف میں پچھلی قوموں کے واقعات کیوں بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: پچھلی قوموں کے واقعات اس لیے بیان کیے گئے ہیں تاکہ انسان ان سے عبرت حاصل کرے۔ جن قوموں نے پیغمبروں کی بات مانی وہ بچ گئیں اور جنہوں نے انکار کیا وہ تباہ ہو گئیں۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ اللہ کا قانون سب کے لیے ایک جیسا ہے — نیکی کا انجام اچھا اور برائی کا انجام برا ہوتا ہے۔

سورۃ 2: سورۃ الاعراف — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الاعراف میں کس کا واقعہ بیان ہوا ہے؟
(الف) حضرت آدم اور ابلیس کا (ب) حضرت عیسیٰ کا (ج) حضرت یوسف کا (د) حضرت موسیٰ کا

2۔ ابلیس نے سجدے سے انکار کیوں کیا؟
(الف) بیماری کی وجہ سے (ب) ڈر کی وجہ سے (ج) تکبر کی وجہ سے (د) تھکاوٹ کی وجہ سے

3۔ شیطان انسان کو کس ذریعے بہکاتا ہے؟
(الف) ڈرا کر (ب) طاقت سے (ج) وسوسوں سے (د) دولت سے

4۔ اہلِ اعراف کہاں ہوں گے؟
(الف) جنت میں (ب) دوزخ میں (ج) جنت و دوزخ کے درمیان بلند مقام پر (د) دنیا میں

5۔ قومِ عاد و ثمود کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ تباہ ہو گئیں (ب) وہ ہجرت کر گئیں (ج) وہ بادشاہ بن گئیں (د) وہ کامیاب ہوئیں

6۔ سورۃ الاعراف کس دور کی سورت ہے؟
(الف) دونوں کی (ب) کسی کی نہیں (ج) مدنی دور کی (د) مکی دور کی

7۔ توبہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) روزہ توڑنا (ب) گناہ پر قائم رہنا (ج) گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف پلٹنا (د) نماز چھوڑنا

8۔ پیغمبروں نے اپنی قوموں کو کس طرح سمجھایا؟
(الف) زبردستی سے (ب) صبر اور حکمت سے (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

9۔ اللہ کے احکام ماننے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) رسوائی (د) ناکامی

10۔ اعراف کے لفظی معنی کیا ہیں؟
(الف) دریا (ب) پہاڑ (ج) بلند مقامات (د) گہرے گڑھے

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ ج 3۔ ج 4۔ ج 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ ج

سورۃ 3: سورۃ یونس

سورۃ یونس مکی سورت ہے جس کا نام حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں اور حضرت یونس کی قوم کی توبہ کا واقعہ بیان ہوا ہے جو تمام قوموں کے لیے امید کی مثال ہے۔

اہم نکات

- حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھ کر توبہ کر لی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔
- قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔
- دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی کے ہاتھ میں نفع و نقصان ہے۔
- جو لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ اپنے ہی نقصان کا سبب بنتے ہیں۔
- پیغمبروں کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچانا ہے، ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **توبہ:** گناہ سے پلٹنا اور اللہ سے معافی مانگنا • **عذاب:** اللہ کی طرف سے نافرمانی کی سزا • **ہدایت:** سیدھا راستہ

خلاصہ: سورۃ یونس بتاتی ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے — جو قوم سچے دل سے توبہ کر لیتی ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ انسان کو دنیا کی عارضی زندگی کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے بلکہ آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

سورۃ 3: سورۃ یونس — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ یونس کا نام کس کے نام پر رکھا گیا ہے؟

جواب: یہ سورت حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر رکھی گئی ہے، جن کی قوم کا واقعہ اس میں بیان ہوا ہے۔

سوال 2: حضرت یونس کی قوم کی توبہ کیوں قبول ہوئی؟

جواب: ان کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھ کر سچے دل سے توبہ کی اور ایمان لے آئی، اس لیے اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

سوال 3: دنیا کی زندگی کیسی ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی عارضی اور دھوکے کی جگہ ہے، جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

سوال 4: قرآن مجید کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

سوال 5: نفع و نقصان کس کے ہاتھ میں ہے؟

جواب: نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت یونس کی قوم کی توبہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت یونس کی قوم کی توبہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ جب کسی قوم یا شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ توبہ کا دروازہ موت سے پہلے تک کھلا رہتا ہے، اس لیے انسان کو اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر فوراً اللہ کی طرف پلٹنا چاہیے اور مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال 2: سورۃ یونس کی روشنی میں آخرت پر ایمان کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ یونس میں آخرت پر ایمان کو بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور انسان کو ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ دنیا میں نیک اعمال کرتا ہے، برائی سے بچتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ آخرت کا یقین انسان کی زندگی کو مقصد دیتا ہے اور اسے ذمہ دار بناتا ہے۔

سورۃ 3: سورۃ یونس — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ یونس کس نبی کے نام پر ہے؟
(الف) حضرت یونس (ب) حضرت عیسیٰ (ج) حضرت نوح (د) حضرت موسیٰ

2۔ حضرت یونس کی قوم نے کیا کیا؟
(الف) ہجرت کی (ب) بت پوجے (ج) توبہ کر لی (د) جنگ کی

3۔ توبہ قبول کرنے والا کون ہے؟
(الف) بادشاہ (ب) فرشتے (ج) اللہ تعالیٰ (د) پیغمبر

4۔ دنیا کی زندگی کیسی ہے؟
(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) عارضی (ج) بے مقصد (د) آسان

5۔ قرآن مجید کس کی طرف سے نازل ہوا؟
(الف) اللہ کی طرف سے (ب) فرشتوں کی طرف سے (ج) بادشاہ کی طرف سے (د) انسانوں کی طرف سے

6۔ نفع و نقصان کس کے اختیار میں ہے؟
(الف) حکومت کے (ب) قسمت کے (ج) انسان کے (د) اللہ کے

7۔ پیغمبروں کا کام کیا ہے؟
(الف) جنگ کرنا (ب) حکومت کرنا (ج) اللہ کا پیغام پہنچانا (د) دولت جمع کرنا

8۔ اللہ کی آیات جھٹلانے والا کس کا نقصان کرتا ہے؟
(الف) دوسروں کا (ب) اپنا ہی (ج) پیغمبر کا (د) کسی کا نہیں

9۔ سورۃ یونس کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مکی دور کی (ب) دونوں کی (ج) کسی کی نہیں (د) مدنی دور کی

10۔ توبہ کا دروازہ کب تک کھلا رہتا ہے؟
(الف) جوانی تک (ب) کبھی نہیں (ج) بچپن تک (د) موت سے پہلے تک

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ ج 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 4: سورۃ ھود

سورۃ ھود مکی سورت ہے جس میں حضرت ھود علیہ السلام سمیت کئی انبیائے کرام اور ان کی قوموں کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت میں قومِ نوح، عاد، ثمود، مدین اور قومِ لوط کے انجام کا ذکر ہے تاکہ انسان عبرت حاصل کرے۔

اہم نکات

- حضرت ھود علیہ السلام نے قومِ عاد کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی مگر قوم نے انکار کر دیا۔
- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو طویل عرصے تک سمجھایا مگر اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔
- قومِ ثمود نے اللہ کی نشانی کو جھٹلایا اور اپنے انجام کو پہنچی۔
- حضرت شعیب علیہ السلام نے قومِ مدین کو ناپ تول میں کمی سے روکا۔
- قومِ لوط کے برے اعمال اور ان کے انجام کا ذکر عبرت کے لیے کیا گیا ہے۔
- تمام پیغمبروں کی دعوت ایک ہی تھی — توحید اور نیک اعمال۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **عاد:** حضرت ھود کی قوم • **ثمود:** حضرت صالح کی قوم • **مدین:** حضرت شعیب کی قوم

خلاصہ: سورۃ ھود میں پچھلی قوموں کے واقعات بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ جو قومیں پیغمبروں کو جھٹلاتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان واقعات سے عبرت حاصل کر کے انسان کو اللہ کی اطاعت اختیار کرنی چاہیے۔

سورۃ 4: سورۃ ھود — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت ھود علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

جواب: حضرت ھود علیہ السلام قومِ عاد کی طرف بھیجے گئے تھے۔

سوال 2: قومِ عاد نے حضرت ھود کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: قومِ عاد نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 3: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کتنا سمجھایا؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت طویل عرصے تک اللہ کی طرف بلایا مگر اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔

سوال 4: حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس بات سے روکا؟

جواب: حضرت شعیب علیہ السلام نے قومِ مدین کو ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کا حق مارنے سے روکا۔

سوال 5: پچھلی قوموں کے واقعات بیان کرنے کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ان واقعات کا مقصد یہ ہے کہ انسان عبرت حاصل کرے اور پیغمبروں کی نافرمانی کے برے انجام سے بچے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ ھود میں بیان کردہ قوموں کے انجام سے ہمیں کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: سورۃ ھود میں قومِ نوح، عاد، ثمود، مدین اور قومِ لوط کے انجام بیان کیے گئے ہیں۔ ان سب قوموں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا، تکبر کیا اور برے اعمال اختیار کیے، جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئیں۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ اللہ کا قانون سب کے لیے ایک ہے — جو لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں اور جو نافرمانی کرتے ہیں وہ اپنے انجام کو پہنچتے ہیں۔ ہمیں ان واقعات سے سبق لے کر اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

سوال 2: تمام انبیائے کرام کی دعوت میں کیا مشترک بات تھی؟

جواب: تمام انبیائے کرام کی دعوت میں یہ بات مشترک تھی کہ وہ اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے تھے اور شرک سے روکتے تھے۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو نیک اعمال اختیار کرنے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے اور آخرت کی تیاری کی تلقین کی۔ دعوت کا طریقہ بھی ایک جیسا تھا — صبر، حکمت اور خیر خواہی کے ساتھ سمجھانا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا پیغام ہر زمانے میں ایک ہی رہا ہے۔

سورۃ 4: سورۃ ھود — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ حضرت ھود علیہ السلام کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟
(الف) قومِ عاد (ب) قومِ مدین (ج) قومِ لوط (د) قومِ ثمود

2۔ قومِ عاد نے دعوت کا کیا جواب دیا؟
(الف) ہجرت کر گئی (ب) توبہ کر لی (ج) ایمان لے آئی (د) انکار کر دیا

3۔ حضرت نوح کی قوم کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ ہجرت کر گئی (ب) وہ بچ گئی (ج) وہ طوفان سے تباہ ہو گئی (د) وہ بادشاہ بن گئی

4۔ حضرت شعیب کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟
(الف) قومِ عاد (ب) قومِ ثمود (ج) قومِ مدین (د) قومِ نوح

5۔ ناپ تول میں کمی سے کس نبی نے روکا؟
(الف) حضرت شعیب (ب) حضرت صالح (ج) حضرت لوط (د) حضرت ھود

6۔ قومِ ثمود کس نبی کی قوم تھی؟
(الف) حضرت شعیب (ب) حضرت نوح (ج) حضرت ھود (د) حضرت صالح

7۔ تمام پیغمبروں کی دعوت کیا تھی؟
(الف) تجارت کرنا (ب) دولت کمانا (ج) توحید اور نیک اعمال (د) حکومت کرنا

8۔ سورۃ ھود کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والی قوموں کا انجام کیا ہوا؟
(الف) تباہی (ب) دولت (ج) عزت (د) کامیابی

10۔ سورۃ ھود کا نام کس نبی کے نام پر ہے؟
(الف) حضرت صالح (ب) حضرت شعیب (ج) حضرت نوح (د) حضرت ھود

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ج 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 5: سورۃ الرعد

سورۃ الرعد مدنی سورت ہے جس کا نام بادل کی گرج (رعد) کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں — بجلی، بارش، بادل اور کائنات کے نظام — کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ سچا علم اور سچی دعوت ہی باقی رہتی ہے۔

اہم نکات

- بجلی کی چمک اور بادل کی گرج اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔
- بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، اسی طرح اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے، چھپی ہوئی باتیں بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔
- سچ اور جھوٹ کی مثال جھاگ اور پانی سے دی گئی ہے — جھاگ ختم ہو جاتا ہے اور پانی باقی رہتا ہے۔
- جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور صبر کرتے ہیں ان کے لیے اچھا انجام ہے۔
- دل کا سکون صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: رعد: بادل کی گرج • برق: بجلی کی چمک • عہد: وعدہ، پیمان

خلاصہ: سورۃ الرعد کائنات کی نشانیوں سے اللہ کی قدرت کو ثابت کرتی ہے۔ سچ ہمیشہ باقی رہتا ہے اور جھوٹ مٹ جاتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے ذکر اور اس کے احکام کی پابندی کرتے ہیں ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

سورۃ 5: سورۃ الرعد — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الرعد کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں بادل کی گرج (رعد) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الرعد رکھا گیا۔

سوال 2: بجلی اور بارش کس کی نشانیاں ہیں؟

جواب: بجلی کی چمک اور بارش اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی حکمت کی نشانیاں ہیں۔

سوال 3: سچ اور جھوٹ کی مثال کس چیز سے دی گئی ہے؟

جواب: سچ اور جھوٹ کی مثال جھاگ اور پانی سے دی گئی ہے — جھاگ ختم ہو جاتا ہے اور پانی باقی رہتا ہے۔

سوال 4: دل کا سکون کس چیز میں ہے؟

جواب: دل کا سکون صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔

سوال 5: اللہ کے عہد کو پورا کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟

جواب: جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں، صبر کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں ان کے لیے اچھا انجام ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الرعد کی روشنی میں کائنات کی نشانیوں سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ الرعد میں بجلی، بادل، بارش اور زمین کی نشانیوں کا ذکر ہے۔ یہ نشانیاں بتاتی ہیں کہ کائنات کا ایک خالق اور مالک ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، یہ آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔ جو شخص ان نشانیوں پر غور کرتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور وہ اللہ کی قدرت کو پہچان لیتا ہے۔

سوال 2: سچ اور جھوٹ کی مثال کی وضاحت کریں۔

جواب: سورۃ الرعد میں سچ اور جھوٹ کی مثال جھاگ اور پانی سے دی گئی ہے۔ جب پانی بہتا ہے تو اس پر جھاگ آ جاتا ہے جو جلد ختم ہو جاتا ہے، جبکہ پانی باقی رہتا ہے۔ اسی طرح جھوٹ اور باطل وقتی طور پر چمک سکتے ہیں مگر وہ مٹ جاتے ہیں، اور سچ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا چاہیے۔

سورۃ 5: سورۃ الرعد — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ رعد کے معنی کیا ہیں؟
(الف) بادل کی گرج (ب) بجلی (ج) ہوا (د) بارش

2۔ سورۃ الرعد کس دور کی سورت ہے؟
(الف) دونوں کی (ب) کسی کی نہیں (ج) مکی دور کی (د) مدنی دور کی

3۔ بجلی کی چمک کس کی نشانی ہے؟
(الف) زمین کی حرکت کی (ب) انسان کی طاقت کی (ج) اللہ کی قدرت کی (د) موسم کی خرابی کی

4۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟
(الف) کھیتی کی (ب) دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی تبدیلی کی (د) پانی کی کمی کی

5۔ سچ اور جھوٹ کی مثال کس سے دی گئی ہے؟
(الف) جھاگ اور پانی سے (ب) دن اور رات سے (ج) سورج اور چاند سے (د) پہاڑ اور وادی سے

6۔ دل کا سکون کس میں ہے؟
(الف) کھیل میں (ب) نیند میں (ج) دولت میں (د) اللہ کے ذکر میں

7۔ اللہ تعالیٰ کس چیز کو جانتا ہے؟
(الف) صرف مستقبل کو (ب) صرف ظاہر کو (ج) ظاہر و باطن سب کچھ (د) صرف ماضی کو

8۔ جھاگ کا انجام کیا ہوتا ہے؟
(الف) باقی رہتا ہے (ب) ختم ہو جاتا ہے (ج) بڑھ جاتا ہے (د) پانی بن جاتا ہے

9۔ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والے کیسے لوگ ہیں؟
(الف) کامیاب (ب) پریشان (ج) مایوس (د) ناکام

10۔ سورۃ الرعد میں کس چیز کی اہمیت بیان ہوئی ہے؟
(الف) دولت کی (ب) طاقت کی (ج) جھوٹ کی (د) سچ اور اللہ کے ذکر کی

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 6: سورۃ ابراھیم

سورۃ ابراھیم مکی سورت ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں اور ان کی زندگی کے اہم واقعات کا ذکر ہے۔ اس سورت میں شکر اور ناشکری، ہدایت اور گمراہی کا فرق واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کی نعمتیں شکر کرنے والوں کے لیے بڑھتی ہیں۔

اہم نکات

- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد اور اہلِ مکہ کے لیے دعا فرمائی۔
- شکر کرنے والوں کے لیے اللہ کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے والے سزا پاتے ہیں۔
- پیغمبروں کا کام لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لانا ہے۔
- شیطان قیامت کے دن اپنے پیروکاروں سے بری ہو جائے گا۔
- کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت سے دی گئی ہے جس کی جڑ مضبوط اور پھل میٹھا ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **شکر:** اللہ کی نعمتوں کا اعتراف اور احسان ماننا • **کلمہ طیبہ:** پاکیزہ کلمہ، توحید کا اقرار • **ناشکری:** نعمتوں کی قدر نہ کرنا

خلاصہ: سورۃ ابراہیم شکر کی اہمیت سکھاتی ہے۔ جو شخص اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اللہ اسے مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابراہیم کی دعائیں ہمیں سکھاتی ہیں کہ انسان کو اپنی اولاد اور اپنے شہر کے لیے بھلائی کی دعا کرنی چاہیے۔

سورۃ 6: سورۃ ابراھیم – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس کے لیے دعا فرمائی؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد، اپنے اہلِ خانہ اور اہلِ مکہ کے لیے امن، رزق اور ہدایت کی دعا فرمائی۔

سوال 2: شکر کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: شکر کرنے والوں کے لیے اللہ کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔

سوال 3: کلمہ طیبہ کی مثال کس چیز سے دی گئی ہے؟

جواب: کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت سے دی گئی ہے جس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اور جس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

سوال 4: شیطان قیامت کے دن کیا کہے گا؟

جواب: شیطان قیامت کے دن اپنے پیروکاروں سے بری ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں نے تمہیں صرف بلایا تھا، تم نے خود میری بات مانی۔

سوال 5: پیغمبروں کا بنیادی کام کیا ہے؟

جواب: پیغمبروں کا بنیادی کام لوگوں کو گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لانا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ ابراہیم کی روشنی میں شکر کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ ابراہیم میں بتایا گیا ہے کہ شکر اللہ کی نعمتوں کا اعتراف ہے۔ جو شخص شکر کرتا ہے اللہ اس کی نعمتیں بڑھا دیتا ہے، اور جو ناشکری کرتا ہے وہ اللہ کی ناراضی کا مستحق ہوتا ہے۔ شکر صرف زبان سے نہیں بلکہ نعمتوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنے سے بھی ادا ہوتا ہے۔ صحت، علم، رزق اور امن سب اللہ کی نعمتیں ہیں، ان کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

سوال 2: حضرت ابراہیم کی دعاؤں سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم کی دعاؤں سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو صرف اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اپنی اولاد، اپنے خاندان اور اپنے شہر کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ انہوں نے امن، رزق اور ہدایت کی دعا مانگی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ نیک والدین اپنی اولاد کی ہدایت کی فکر کرتے ہیں اور اللہ سے اس کے لیے دعا مانگتے ہیں۔

سورۃ 6: سورۃ ابراھیم – معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ حضرت ابراہیم نے دعا کس کے لیے فرمائی؟
(الف) اپنی اولاد اور اہلِ مکہ کے لیے (ب) صرف بادشاہ کے لیے (ج) صرف دوستوں کے لیے (د) صرف اپنے لیے

2۔ شکر کرنے والوں کے لیے کیا ہوتا ہے؟
(الف) کچھ نہیں ہوتا (ب) سزا ملتی ہے (ج) نعمتیں کم ہوتی ہیں (د) نعمتیں بڑھتی ہیں

3۔ کلمہ طیبہ کی مثال کس سے دی گئی ہے؟
(الف) دریا سے (ب) پتھر سے (ج) پاکیزہ درخت سے (د) پہاڑ سے

4۔ پیغمبروں کا کام کیا ہے؟
(الف) حکومت کرنا (ب) لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لانا (ج) دولت جمع کرنا (د) جنگ کرنا

5۔ شیطان قیامت کے دن کیا کرے گا؟
(الف) اپنے پیروکاروں سے بری ہو جائے گا (ب) شفاعت کرے گا (ج) معافی مانگے گا (د) مدد کرے گا

6۔ ناشکری کا انجام کیا ہے؟
(الف) عزت (ب) دولت (ج) انعام (د) اللہ کی ناراضی

7۔ سورۃ ابراہیم کس دور کی سورت ہے؟
(الف) کسی کی نہیں (ب) مدنی دور کی (ج) مکی دور کی (د) دونوں کی

8۔ حضرت ابراہیم نے کس چیز کی دعا مانگی؟
(الف) دولت کی (ب) امن، رزق اور ہدایت کی (ج) حکومت کی (د) طاقت کی

9۔ شکر کس طرح ادا ہوتا ہے؟
(الف) زبان اور عمل دونوں سے (ب) صرف سوچنے سے (ج) کبھی نہیں (د) صرف زبان سے

10۔ اللہ کی نعمتیں کس کے لیے بڑھتی ہیں؟
(الف) مغروروں کے لیے (ب) غافلوں کے لیے (ج) ناشکروں کے لیے (د) شکر کرنے والوں کے لیے

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 7: سورۃ الحجر

سورۃ الحجر مکی سورت ہے جس کا نام قومِ ثمود کے علاقے حجر کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور پچھلی قوموں کے انجام سے عبرت دلائی گئی ہے۔

اہم نکات

- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لیے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔
- قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور تباہ ہو گئی۔
- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے برے اعمال اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خزانہ رکھتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔
- ابلیس نے حضرت آدم کے سامنے تکبر کیا اور انسان کو بہکانے کی قسم کھائی۔
- اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حجر:** قومِ ثمود کا علاقہ • **حفاظت:** نگہبانی کرنا، بچانا • **رزق:** اللہ کی طرف سے ملنے والی روزی

خلاصہ: سورۃ الحجر بتاتی ہے کہ قرآنِ مجید اللہ کی حفاظت میں ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پچھلی قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سورۃ 7: سورۃ الحجر — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الحجر کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں قومِ ثمود کے علاقے حجر کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الحجر رکھا گیا۔

سوال 2: قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کس نے فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لیے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

سوال 3: قومِ ثمود کا انجام کیا ہوا؟

جواب: قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور اللہ کی نشانی کی نافرمانی کی، جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئی۔

سوال 4: رزق کس کے ہاتھ میں ہے؟

جواب: رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

سوال 5: اللہ کی رحمت کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے، اس لیے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قرآن مجید کی حفاظت کے وعدے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ وعدہ قرآن کی عظمت کی دلیل ہے — پچھلی کتابوں میں تبدیلی ہو گئی تھی مگر قرآن مجید قیامت تک اپنی اصل حالت میں محفوظ رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی قرآن مجید دنیا بھر میں ایک ہی متن کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس وعدے سے مسلمانوں کو یقین ہوتا ہے کہ ان کی ہدایت کی کتاب محفوظ ہے۔

سوال 2: سورۃ الحجر میں قومِ ثمود کے واقعے سے کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور اللہ کی نشانی کے ساتھ نافرمانی کی، جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئی۔ اس واقعے سے یہ عبرت ملتی ہے کہ اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلانا اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرنا تباہی کا سبب بنتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے احکام مانے اور تکبر سے بچے، کیونکہ تکبر ہی قومِ ثمود کی تباہی کی وجہ بنا۔

سورۃ 7: سورۃ الحجر — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الحجر کا نام کس علاقے کے نام پر ہے؟
(الف) حجر (ب) مصر (ج) شام (د) مدین

2۔ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کس نے فرمایا؟
(الف) فرشتوں نے (ب) صحابہ نے (ج) پیغمبر نے (د) اللہ تعالیٰ نے

3۔ قومِ ثمود کس نبی کی قوم تھی؟
(الف) حضرت لوط (ب) حضرت ھود (ج) حضرت صالح (د) حضرت شعیب

4۔ قومِ ثمود کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ بچ گئی (ب) وہ تباہ ہو گئی (ج) وہ ہجرت کر گئی (د) وہ بادشاہ بن گئی

5۔ رزق کس کے اختیار میں ہے؟
(الف) اللہ کے (ب) حکومت کے (ج) تاجروں کے (د) انسان کے

6۔ ابلیس نے کس کے سامنے تکبر کیا؟
(الف) حضرت موسیٰ کے (ب) حضرت عیسیٰ کے (ج) حضرت نوح کے (د) حضرت آدم کے

7۔ اللہ کی رحمت کیسی ہے؟
(الف) صرف ایک قوم کے لیے (ب) محدود (ج) بہت وسیع (د) صرف نیکوں کے لیے

8۔ سورۃ الحجر کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ توبہ کرنے والوں کو اللہ کیا کرتا ہے؟
(الف) معاف فرماتا ہے (ب) بھول جاتا ہے (ج) ناراض ہوتا ہے (د) سزا دیتا ہے

10۔ قرآن مجید میں تبدیلی کیوں نہیں ہو سکتی؟
(الف) یہ چھوٹی کتاب ہے (ب) یہ نئی کتاب ہے (ج) لوگ یاد رکھتے ہیں (د) اللہ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 8: سورۃ النحل

سورۃ النحل مکی سورت ہے جس کا نام شہد کی مکھی کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت کو سورۃ النعم بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں اللہ کی بے شمار نعمتیں بیان ہوئی ہیں — بارش، مویشی، پھل، شہد اور سمندر کی نعمتیں۔

اہم نکات

- شہد کی مکھی اللہ کی قدرت کی نشانی ہے اور شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔
- اللہ نے انسانوں کے لیے مویشی پیدا کیے جن سے دودھ، گوشت اور سواری کا فائدہ ہوتا ہے۔
- بارش سے زمین سرسبز ہوتی ہے اور طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔
- سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں اور اس سے رزق حاصل ہوتا ہے۔
- اللہ کی نعمتوں کو گننا انسان کے بس میں نہیں، اس لیے شکر ادا کرنا چاہیے۔
- انصاف، احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **نحل:** شہد کی مکھی • **نعمت:** اللہ کی عطا کردہ بھلائی • **شفا:** بیماری سے صحت

خلاصہ: سورۃ النحل اللہ کی نعمتوں کا ذکر کر کے انسان کو شکر کی طرف بلاتی ہے۔ شہد کی مکھی، بارش، مویشی اور سمندر سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جو شخص ان نعمتوں پر غور کرتا ہے وہ اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

سورۃ 8: سورۃ النحل – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ النحل کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں شہد کی مکھی (نحل) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ النحل رکھا گیا۔

سوال 2: شہد میں انسانوں کے لیے کیا ہے؟

جواب: شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے، یعنی یہ بیماریوں سے صحت کا ذریعہ بنتا ہے۔

سوال 3: مویشیوں سے انسان کو کیا فائدے ہیں؟

جواب: مویشیوں سے دودھ، گوشت، اون اور سواری کا فائدہ ہوتا ہے، اور یہ اللہ کی نعمتوں میں سے ہیں۔

سوال 4: بارش سے زمین پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: بارش سے خشک زمین سرسبز ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں۔

سوال 5: اللہ کی نعمتوں کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: اللہ کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انسان انہیں گن نہیں سکتا، اس لیے ان کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ النحل کی روشنی میں اللہ کی نعمتوں پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ النحل میں اللہ کی بے شمار نعمتیں بیان ہوئی ہیں — بارش، مویشی، پھل، شہد اور سمندر۔ ان نعمتوں پر غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت اور اس کی رحمت کا احساس ہوتا ہے۔ جو شخص نعمتوں پر غور کرتا ہے وہ شکر گزار بنتا ہے اور اللہ کے قریب ہوتا ہے، جبکہ غافل انسان نعمتوں کو اپنا حق سمجھ کر ناشکری کرتا ہے۔ اس لیے نعمتوں پر غور کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔

سوال 2: شہد کی مکھی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: شہد کی مکھی اللہ کی قدرت کی عجیب نشانی ہے۔ ایک چھوٹی سی مکھی پھولوں کا رس چوس کر شہد بناتی ہے جس میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چھوٹی سی مخلوق سے بھی بڑی نعمت پیدا کر سکتا ہے۔ شہد کی مکھی محنت، نظم اور تعاون کی مثال بھی ہے — وہ اپنے چھتے میں منظم طریقے سے کام کرتی ہے، جس سے انسان کو محنت اور نظم کا سبق ملتا ہے۔

سورۃ 8: سورۃ النحل – معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ نحل کے معنی کیا ہیں؟
(الف) شہد کی مکھی (ب) تتلی (ج) پرندہ (د) چیونٹی

2۔ شہد میں کیا ہے؟
(الف) کڑواہٹ (ب) نمک (ج) زہر (د) شفا

3۔ مویشیوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
(الف) کچھ نہیں (ب) صرف گوشت (ج) دودھ، گوشت اور سواری (د) صرف اون

4۔ بارش سے زمین کیسی ہو جاتی ہے؟
(الف) خشک (ب) سرسبز (ج) بنجر (د) سخت

5۔ سمندر سے انسان کو کیا ملتا ہے؟
(الف) رزق اور سواری (ب) صرف مچھلی (ج) کچھ نہیں (د) صرف پانی

6۔ اللہ کی نعمتیں کتنی ہیں؟
(الف) بہت کم ہیں (ب) صرف دس ہیں (ج) گنی جا سکتی ہیں (د) اتنی زیادہ کہ گنی نہیں جا سکتیں

7۔ انصاف اور احسان کا حکم کس سورت میں ہے؟
(الف) سورۃ الرعد میں (ب) سورۃ النحل میں (ج) سورۃ یونس میں (د) سورۃ ھود میں

8۔ سورۃ النحل کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ شہد کی مکھی کس کی نشانی ہے؟
(الف) اللہ کی قدرت کی (ب) موسم کی (ج) زمین کی (د) انسان کی محنت کی

10۔ نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) کچھ نہیں ہوتا (ب) مشکل آتی ہے (ج) نعمتیں کم ہوتی ہیں (د) اللہ راضی ہوتا ہے

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ب 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 9: سورۃ بنی اسرائیل

سورۃ بنی اسرائیل مدنی سورت ہے جسے سورۃ الاسراء بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں واقعہ معراج کا ذکر ہے اور بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت دلائی گئی ہے۔ اس میں والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق اور اچھے اخلاق کے اہم احکام بیان ہوئے ہیں۔

اہم نکات

- واقعہ معراج کا ذکر ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔
- والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے سامنے اف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے۔
- رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے اور میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔
- قتل، زنا اور یتیم کا مال کھانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔
- بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت دلائی گئی ہے کہ نافرمانی کا انجام برا ہوتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **معراج:** آسمانوں کی طرف رات کا سفر • **حسنِ سلوک:** اچھا برتاؤ • **اسراف:** فضول خرچی

خلاصہ: سورۃ بنی اسرائیل اچھے اخلاق اور حقوق کی سورت ہے۔ اس میں والدین، رشتہ داروں اور مسکینوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں اور برائیوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واقعہ معراج اس سورت کی عظمت کی دلیل ہے۔

سورۃ 9: سورۃ بنی اسرائیل – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ بنی اسرائیل کو اور کس نام سے جانا جاتا ہے؟

جواب: اس سورت کو سورۃ الاسراء بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں رات کے سفر (اسراء) کا ذکر ہے۔

سوال 2: واقعہ معراج کیا ہے؟

جواب: واقعہ معراج وہ رات کا سفر ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔

سوال 3: والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے، ان کی خدمت کرنی چاہیے اور ان کے سامنے اف تک نہیں کہنا چاہیے۔

سوال 4: فضول خرچی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال 5: یتیم کے مال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یتیم کا مال کھانا سختی سے منع ہے اور اس کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ بنی اسرائیل کی روشنی میں والدین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: سورۃ بنی اسرائیل میں والدین کے حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ والدین کی خدمت کرنی چاہیے، ان سے نرمی سے بات کرنی چاہیے اور ان کے سامنے اف تک نہیں کہنا چاہیے۔ بڑھاپے میں والدین کی دیکھ بھال اولاد کی ذمہ داری ہے۔ جو شخص والدین کی خدمت کرتا ہے اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ان کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی ناراضی کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال 2: سورۃ بنی اسرائیل میں بیان کردہ اخلاقی احکام کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ بنی اسرائیل میں اچھے اخلاق کے جامع احکام بیان ہوئے ہیں – والدین سے حسنِ سلوک، رشتہ داروں اور مسکینوں کے حقوق، فضول خرچی سے پرہیز، قتل اور زنا سے اجتناب اور یتیم کے مال کی حفاظت۔ یہ احکام بتاتے ہیں کہ اسلام صرف عبادت کا نام نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا مکمل نظام ہے۔ جو معاشرہ ان اخلاقی اصولوں پر عمل کرتا ہے وہ امن اور بھلائی کا معاشرہ بنتا ہے۔

سورۃ 9: سورۃ بنی اسرائیل — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ بنی اسرائیل کا دوسرا نام کیا ہے؟
(الف) سورۃ النور (ب) سورۃ الفتح (ج) سورۃ الملک (د) سورۃ الاسراء

2۔ واقعہ معراج میں آپ کو کہاں لے جایا گیا؟
(الف) طائف (ب) مصر (ج) مدینہ (د) مسجد اقصیٰ اور آسمانوں کی طرف

3۔ والدین کے سامنے کیا کہنے سے منع کیا گیا ہے؟
(الف) دعا (ب) سلام (ج) اف تک (د) شکریہ

4۔ فضول خرچی کے بارے میں کیا حکم ہے؟
(الف) اجازت ہے (ب) منع ہے (ج) ضروری ہے (د) کچھ نہیں کہا گیا

5۔ یتیم کا مال کھانا کیسا ہے؟
(الف) سختی سے منع (ب) مستحب (ج) مباح (د) جائز

6۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا کیا ہے؟
(الف) منع (ب) بے فائدہ (ج) اختیاری (د) حکم

7۔ قتل اور زنا کے بارے میں کیا حکم ہے؟
(الف) کچھ نہیں (ب) اجازت ہے (ج) سختی سے منع ہے (د) کبھی کبھی جائز

8۔ سورۃ بنی اسرائیل کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مکی دور کی (ب) مدنی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ میانہ روی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اعتدال اور درمیانی راہ (ب) کنجوسی (ج) عیش و عشرت (د) فضول خرچی

10۔ بنی اسرائیل کی تاریخ سے کیا سبق ملتا ہے؟
(الف) تاریخ بے معنی ہے (ب) کچھ نہیں (ج) نافرمانی کا انجام برا ہوتا ہے (د) نافرمانی فائدہ دیتی ہے

جوابی کلید: 1۔ د 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ ج

سورۃ 10: سورۃ الکہف

سورۃ الکہف مکی سورت ہے جس میں اصحابِ کہف کا واقعہ، حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ اور ذوالقرنین کا ذکر ہے۔ اس سورت میں ایمان کی حفاظت، علم کی اہمیت اور دنیا کی عارضی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اہم نکات

- اصحابِ کہف نوجوان تھے جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے غار میں پناہ لی۔
- حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا علم انسان کے علم سے بہت وسیع ہے۔
- ذوالقرنین ایک نیک حکمران تھے جنہوں نے عدل اور انصاف سے حکومت کی۔
- دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اس کی مثال بارش سے اگنے والی کھیتی جیسی ہے۔
- مال و دولت اور اولاد دنیا کی زینت ہیں مگر نیک اعمال ہی باقی رہنے والے ہیں۔
- قرآن مجید ہدایت کی کتاب ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **کہف:** غار • **اصحابِ کہف:** غار والے نوجوان • **ذوالقرنین:** ایک نیک حکمران

خلاصہ: سورۃ الکہف ایمان کی حفاظت کا سبق دیتی ہے۔ اصحابِ کہف نے اپنے ایمان کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا اور اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی۔ علم، صبر اور نیک اعمال ہی انسان کی اصل دولت ہیں۔

سورۃ 10: سورۃ الکہف – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: اصحابِ کہف کون تھے؟

جواب: اصحابِ کہف وہ نوجوان تھے جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے غار میں پناہ لی تھی۔

سوال 2: حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کا علم انسان کے علم سے بہت وسیع ہے اور ہر کام میں اللہ کی حکمت ہوتی ہے۔

سوال 3: ذوالقرنین کون تھے؟

جواب: ذوالقرنین ایک نیک اور عادل حکمران تھے جنہوں نے انصاف سے حکومت کی اور لوگوں کی بھلائی کے کام کیے۔

سوال 4: دنیا کی زندگی کی مثال کس سے دی گئی ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی کی مثال بارش سے اگنے والی کھیتی سے دی گئی ہے جو کچھ عرصے بعد سوکھ جاتی ہے۔

سوال 5: باقی رہنے والے نیک اعمال کون سے ہیں؟

جواب: باقی رہنے والے نیک اعمال وہ ہیں جو انسان اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے، جیسے نماز، صدقہ اور اچھے اخلاق۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: اصحابِ کہف کے واقعے سے ہمیں ایمان کی حفاظت کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اصحابِ کہف نوجوان تھے جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر غار میں پناہ لی۔ اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور ان کا واقعہ قیامت تک کے لیے عبرت بنا دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے اور اس کی حفاظت کے لیے قربانی دینی چاہیے۔ جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کی مدد فرماتا ہے اور اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

سوال 2: سورۃ الکہف کی روشنی میں علم اور صبر کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعے میں علم اور صبر کی اہمیت واضح ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے علم حاصل کرنے کے لیے سفر کیا اور صبر کی تلقین کی گئی۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا علم محدود ہے اور اللہ کا علم لامحدود ہے، اس لیے ہر بات پر فوراً اعتراض نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر سے حکمت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ علم حاصل کرنے کے لیے عاجزی اور صبر ضروری ہے۔

سورۃ 10: سورۃ الکہف — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ کہف کے معنی کیا ہیں؟
(الف) غار (ب) دریا (ج) جنگل (د) پہاڑ

2۔ اصحابِ کہف کون تھے؟
(الف) بادشاہ (ب) تاجر (ج) بوڑھے لوگ (د) ایمان والے نوجوان

3۔ حضرت موسیٰ کس کے ساتھ سفر پر گئے؟
(الف) حضرت عیسیٰ (ب) حضرت ہارون (ج) حضرت خضر (د) حضرت یوسف

4۔ ذوالقرنین کیسے حکمران تھے؟
(الف) ظالم (ب) نیک اور عادل (ج) کمزور (د) مغرور

5۔ دنیا کی زندگی کی مثال کس سے دی گئی ہے؟
(الف) بارش سے اگنے والی کھیتی سے (ب) دریا سے (ج) سورج سے (د) پہاڑ سے

6۔ مال و دولت اور اولاد کیا ہیں؟
(الف) بے کار (ب) حرام (ج) ہمیشہ رہنے والی (د) دنیا کی زینت

7۔ باقی رہنے والی چیز کیا ہے؟
(الف) شہرت (ب) دولت (ج) نیک اعمال (د) طاقت

8۔ قرآن مجید کیسی کتاب ہے؟
(الف) مشکل کتاب (ب) ہدایت کی کتاب (ج) کہانیوں کی کتاب (د) تاریخ کی کتاب

9۔ سورۃ الکہف کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مکی دور کی (ب) دونوں کی (ج) کسی کی نہیں (د) مدنی دور کی

10۔ اصحابِ کہف نے پناہ کہاں لی؟
(الف) مسجد میں (ب) جنگل میں (ج) محل میں (د) غار میں

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 11: سورۃ المؤمنون

سورۃ المؤمنون مکی سورت ہے جس کے شروع میں کامیاب مومنوں کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ اس سورت میں نماز کی خشوع، لغو باتوں سے پرہیز، زکوٰۃ کی ادائیگی اور امانت کی حفاظت جیسی صفات کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- کامیاب مومن وہ ہیں جو نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔
- مومن لغو اور بے فائدہ باتوں سے دور رہتے ہیں۔
- زکوٰۃ ادا کرنا مومنوں کی اہم صفت ہے۔
- مومن اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے مراحل بیان فرمائے ہیں۔
- پچھلی قوموں کے انبیاء کی دعوت اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **خشوع**: نماز میں عاجزی اور اللہ کی طرف توجہ • **لغو**: بے فائدہ اور فضول بات • **امانت**: سپرد کی گئی چیز یا ذمہ داری

خلاصہ: سورۃ المؤمنون کامیاب مومن کی پہچان بتاتی ہے۔ نماز میں خشوع، لغو سے پرہیز، زکوٰۃ کی ادائیگی اور امانت کی حفاظت — یہ وہ صفات ہیں جو مومن کو کامیاب بناتی ہیں۔

سورۃ 11: سورۃ المؤمنون — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: کامیاب مومن کی پہلی صفت کیا بیان ہوئی ہے؟

جواب: کامیاب مومن کی پہلی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

سوال 2: خشوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز میں دل کی عاجزی، اللہ کی طرف توجہ اور سکون کو خشوع کہتے ہیں۔

سوال 3: لغو سے کیا مراد ہے؟

جواب: لغو سے مراد بے فائدہ اور فضول باتیں ہیں جن سے مومن دور رہتا ہے۔

سوال 4: مومن امانتوں کے بارے میں کیسا ہوتا ہے؟

جواب: مومن اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں پورا کرتا ہے۔

سوال 5: انسان کی تخلیق کے بارے میں اس سورت میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: اس سورت میں انسان کی تخلیق کے مراحل بیان کیے گئے ہیں جو اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ المؤمنون کی روشنی میں کامیاب مومن کی صفات بیان کریں۔

جواب: سورۃ المؤمنون میں کامیاب مومن کی صفات بیان ہوئی ہیں: وہ نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغو باتوں سے دور رہتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی امانتوں اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہ صفات بتاتی ہیں کہ ایمان صرف دل کا معاملہ نہیں بلکہ اس کا اثر انسان کے عمل اور اخلاق پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو شخص ان صفات کو اپناتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

سوال 2: نماز میں خشوع کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: نماز میں خشوع کا مطلب ہے کہ انسان دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اور عاجزی کے ساتھ نماز پڑھے۔ خشوع والی نماز انسان کو برائی سے روکتی ہے اور دل کو سکون دیتی ہے۔ جو نماز بغیر توجہ کے پڑھی جائے اس کا اثر دل پر نہیں ہوتا۔ اس لیے نماز پڑھتے وقت اللہ کی عظمت کو یاد رکھنا چاہیے اور دنیاوی خیالات سے دل کو پاک رکھنا چاہیے۔

سورۃ 11: سورۃ المؤمنون — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ کامیاب مومن کی پہلی صفت کیا ہے؟
(الف) نماز میں خشوع (ب) حج کرنا (ج) صدقہ دینا (د) روزہ رکھنا

2۔ خشوع کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اونچی آواز میں پڑھنا (ب) نماز چھوڑنا (ج) جلدی نماز پڑھنا (د) نماز میں عاجزی اور توجہ

3۔ لغو سے مراد کیا ہے؟
(الف) ضروری بات (ب) اچھی بات (ج) بے فائدہ بات (د) سچی بات

4۔ مومن زکوٰۃ کے بارے میں کیسا ہوتا ہے؟
(الف) زکوٰۃ نہیں دیتا (ب) زکوٰۃ ادا کرتا ہے (ج) زکوٰۃ چھپاتا ہے (د) زکوٰۃ مانگتا ہے

5۔ امانت کی حفاظت کرنا کس کی صفت ہے؟
(الف) مومن کی (ب) کافر کی (ج) ظالم کی (د) منافق کی

6۔ انسان کی تخلیق کس کی قدرت کی دلیل ہے؟
(الف) فرشتوں کی (ب) فطرت کی (ج) انسان کی (د) اللہ کی

7۔ سورۃ المؤمنون کس دور کی سورت ہے؟
(الف) کسی کی نہیں (ب) مدنی دور کی (ج) مکی دور کی (د) دونوں کی

8۔ مومن وعدوں کے بارے میں کیسا ہوتا ہے؟
(الف) وعدہ توڑتا ہے (ب) وعدہ پورا کرتا ہے (ج) وعدہ بھول جاتا ہے (د) وعدہ نہیں کرتا

9۔ نماز انسان کو کس سے روکتی ہے؟
(الف) برائی سے (ب) رزق سے (ج) علم سے (د) نیکی سے

10۔ کامیاب مومن کا انجام کیا ہے؟
(الف) تباہی (ب) رسوائی (ج) ناکامی (د) جنت کی کامیابی

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 12: سورۃ الزمر

سورۃ الزمر مکی سورت ہے جس کا نام گروہوں کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں اخلاص کی اہمیت، توبہ کی قبولیت اور قیامت کے دن لوگوں کے گروہوں کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- عبادت صرف اللہ کے لیے خالص ہونی چاہیے، اس میں کوئی شرک نہیں ہونا چاہیے۔
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔
- توبہ کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔
- قیامت کے دن لوگ گروہوں کی صورت میں اپنے انجام کی طرف لے جائے جائیں گے۔
- قرآن مجید بہترین کلام ہے جو دلوں کو نرم کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **اخلاص**: عبادت کو صرف اللہ کے لیے خالص کرنا • **زمر**: گروہ، جماعتیں • **توبہ**: گناہ سے پلٹ کر اللہ کی طرف رجوع

خلاصہ: سورۃ الزمر اخلاص اور توبہ کی سورت ہے۔ عبادت صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے اور گناہگار کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ جو شخص سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔

سورۃ 12: سورۃ الزمر — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: اخلاص کسے کہتے ہیں؟

جواب: عبادت اور نیک عمل کو صرف اللہ کی رضا کے لیے خالص کرنا اخلاص کہلاتا ہے۔

سوال 2: اللہ کی رحمت سے مایوس کیوں نہیں ہونا چاہیے؟

جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، اس لیے اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال 3: زمر کے معنی کیا ہیں؟

جواب: زمر کے معنی گروہ یا جماعتیں ہیں — قیامت کے دن لوگ گروہوں کی صورت میں لے جائے جائیں گے۔

سوال 4: قرآن مجید کی کیا خصوصیت بیان ہوئی ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین کلام ہے جو دلوں کو نرم کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے۔

سوال 5: بھروسہ کس پر کرنا چاہیے؟

جواب: بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے کیونکہ وہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الزمر کی روشنی میں اخلاص کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الزمر میں اخلاص کی بہت اہمیت بیان ہوئی ہے۔ عبادت صرف اللہ کے لیے خالص ہونی چاہیے، اس میں دکھاوا یا کسی اور کی رضا شامل نہیں ہونی چاہیے۔ جو عمل اللہ کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے وہ قبول ہوتا ہے اور جو عمل دکھاوے کے لیے کیا جائے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اخلاص انسان کے عمل کو قیمتی بناتا ہے اور اسے اللہ کے قریب کرتا ہے۔

سوال 2: توبہ کی قبولیت کے بارے میں سورۃ الزمر کیا سکھاتی ہے؟

جواب: سورۃ الزمر سکھاتی ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ کی طرف پلٹتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس لیے انسان کو اپنے گناہوں کی وجہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے۔ توبہ کا دروازہ موت سے پہلے تک کھلا ہے۔

سورۃ 12: سورۃ الزمر — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ اخلاص کا مطلب کیا ہے؟
(الف) عبادت کو صرف اللہ کے لیے خالص کرنا (ب) شور کرنا (ج) جلدی کرنا (د) دکھاوا کرنا

2۔ زمر کے معنی کیا ہیں؟
(الف) راستہ (ب) پہاڑ (ج) اکیلا (د) گروہ

3۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کیسا ہے؟
(الف) اچھا (ب) صحیح (ج) غلط، مایوس نہیں ہونا چاہیے (د) ضروری

4۔ توبہ کرنے والوں کو اللہ کیا کرتا ہے؟
(الف) سزا دیتا ہے (ب) معاف فرماتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) ناراض ہوتا ہے

5۔ قرآن مجید کیسا کلام ہے؟
(الف) بہترین کلام (ب) مشکل کلام (ج) پرانا کلام (د) عام کلام

6۔ بھروسہ کس پر کرنا چاہیے؟
(الف) دولت پر (ب) طاقت پر (ج) انسان پر (د) اللہ پر

7۔ قیامت کے دن لوگ کیسے لے جائے جائیں گے؟
(الف) بھاگتے ہوئے (ب) اکیلے اکیلے (ج) گروہوں کی صورت میں (د) سوئے ہوئے

8۔ سورۃ الزمر کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ شرک والی عبادت کا کیا انجام ہے؟
(الف) قبول نہیں ہوتی (ب) آدھی قبول ہوتی ہے (ج) کچھ نہیں (د) قبول ہوتی ہے

10۔ اللہ ہر چیز کا کیا ہے؟
(الف) محافظ (ب) سب کچھ (ج) نگران (د) خالق

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 13: سورۃ المؤمن (الغافر)

سورۃ المؤمن مکی سورت ہے جسے سورۃ الغافر بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں فرعون کے دربار میں ایک مومن شخص کا واقعہ بیان ہوا ہے جس نے چھپ کر ایمان قبول کیا تھا اور حضرت موسیٰ کی حمایت کی تھی۔ اس میں اللہ کی مغفرت اور نافرمانوں کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- فرعون کے دربار میں ایک مومن شخص نے چھپ کر ایمان قبول کیا اور حضرت موسیٰ کی حمایت کی۔
- اس مومن شخص نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ وہ حضرت موسیٰ کو جھٹلانے سے باز آجائے۔
- اللہ تعالیٰ غفور ہے، وہ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔
- فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام برا ہوا کیونکہ انہوں نے تکبر کیا۔
- قیامت کے دن ظالم اپنے کیے پر پچھتائیں گے مگر پچھتاوا کام نہیں آئے گا۔
- اللہ کی آیات پر غور کرنے والوں کو ہدایت ملتی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **غافر:** معاف فرمانے والا • **مومن:** ایمان والا • **تکبر:** خود کو بڑا سمجھنا

خلاصہ: سورۃ المؤمن سکھاتی ہے کہ ایمان چھپ کر بھی قائم رہ سکتا ہے اور سچ کی حمایت کرنا مومن کی پہچان ہے۔ فرعون کے دربار کے مومن شخص نے جان کی پروا کیے بغیر سچ کا ساتھ دیا۔ اللہ غفور ہے اور توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔

سورۃ 13: سورۃ المؤمن (الغافر) — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ المؤمن کو اور کس نام سے جانا جاتا ہے؟

جواب: اس سورت کو سورۃ الغافر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

سوال 2: فرعون کے دربار میں مومن شخص نے کیا کیا؟

جواب: اس مومن شخص نے چھپ کر ایمان قبول کیا اور حضرت موسیٰ کی حمایت کرتے ہوئے اپنی قوم کو نصیحت کی۔

سوال 3: غافر کے معنی کیا ہیں؟

جواب: غافر کے معنی معاف فرمانے والا ہیں — اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

سوال 4: فرعون کا انجام کیوں برا ہوا؟

جواب: فرعون نے تکبر کیا، حضرت موسیٰ کو جھٹلایا اور اللہ کی نافرمانی کی، اس لیے اس کا انجام برا ہوا۔

سوال 5: قیامت کے دن ظالموں کا کیا حال ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن ظالم اپنے کیے پر پچھتائیں گے مگر اس وقت پچھتاوا کام نہیں آئے گا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: فرعون کے دربار کے مومن شخص سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: فرعون کے دربار کے مومن شخص سے یہ سبق ملتا ہے کہ سچ کا ساتھ دینا ہر حال میں ضروری ہے، چاہے حالات کتنے ہی مشکل ہوں۔ اس شخص نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر حضرت موسیٰ کی حمایت کی اور اپنی قوم کو نصیحت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان چھپ کر بھی قائم رہ سکتا ہے مگر جب سچ کی حمایت کا وقت آئے تو مومن کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

سوال 2: سورۃ المؤمن کی روشنی میں اللہ کی مغفرت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ المؤمن میں اللہ تعالیٰ کو غافر یعنی معاف فرمانے والا قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔ اللہ کی مغفرت کی امید انسان کو مایوسی سے بچاتی ہے اور اسے نیکی کی طرف لوٹنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ اس لیے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سورۃ 13: سورۃ المؤمن (الغافر) — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ المؤمن کا دوسرا نام کیا ہے؟
(الف) سورۃ النور (ب) سورۃ الفتح (ج) سورۃ الملک (د) سورۃ الغافر

2۔ غافر کے معنی کیا ہیں؟
(الف) دیکھنے والا (ب) سننے والا (ج) سزا دینے والا (د) معاف فرمانے والا

3۔ فرعون کے دربار میں کس نے ایمان قبول کیا؟
(الف) سپاہی نے (ب) فرعون نے (ج) ایک مومن شخص نے (د) وزیر نے

4۔ مومن شخص نے کس کی حمایت کی؟
(الف) فرعون کی (ب) حضرت موسیٰ کی (ج) ھامان کی (د) قارون کی

5۔ فرعون کا انجام کیوں برا ہوا؟
(الف) تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے (ب) بیماری کی وجہ سے (ج) جنگ کی وجہ سے (د) غریبی کی وجہ سے

6۔ قیامت کے دن پچھتاوا کام آئے گا؟
(الف) کبھی کبھی (ب) معلوم نہیں (ج) ہاں (د) نہیں

7۔ سورۃ المؤمن کس دور کی سورت ہے؟
(الف) کسی کی نہیں (ب) مدنی دور کی (ج) مکی دور کی (د) دونوں کی

8۔ اللہ کی آیات پر غور کرنے والوں کو کیا ملتا ہے؟
(الف) گمراہی (ب) ہدایت (ج) دولت (د) شہرت

9۔ تکبر کا مطلب کیا ہے؟
(الف) خود کو بڑا سمجھنا (ب) محنت (ج) صبر (د) عاجزی

10۔ مومن کی پہچان کیا ہے؟
(الف) ظلم کرنا (ب) خاموش رہنا (ج) جھوٹ بولنا (د) سچ کا ساتھ دینا

جوابی کلید: 1۔ د 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 14: سورۃ حم السجدہ (فصلت)

سورۃ حم السجدہ مکی سورت ہے جسے سورۃ فصلت بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں قرآن مجید کی واضح آیات، اللہ کی قدرت کی نشانیوں اور دعوت کے آداب کا ذکر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دینا چاہیے۔

اہم نکات

- قرآن مجید واضح اور مفصل کتاب ہے جو ہدایت اور رحمت ہے۔
- آسمان و زمین کی تخلیق اور ان کی نشانیاں اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔
- دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔
- صبر کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔
- شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔
- قیامت کے دن انسان کے اپنے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فصلت**: واضح اور مفصل بیان کی گئی • **دعوت**: اللہ کی طرف بلانا • **صبر**: مشکل میں ثابت قدم رہنا

خلاصہ: سورۃ حم السجدہ دعوت اور صبر کی سورت ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دینا چاہیے اور دعوت دیتے وقت صبر اختیار کرنا چاہیے۔ قرآن مجید واضح ہدایت کی کتاب ہے۔

سورۃ 14: سورۃ حم السجدہ (فصلت) — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ حم السجدہ کو اور کس نام سے جانا جاتا ہے؟

جواب: اس سورت کو سورۃ فصلت بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی آیات واضح اور مفصل بیان کی گئی ہیں۔

سوال 2: برائی کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

جواب: برائی کا جواب بھلائی سے دینا چاہیے، اس سے دشمن بھی دوست بن سکتا ہے۔

سوال 3: دعوت دیتے وقت کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: دعوت دیتے وقت صبر، حکمت اور اچھے اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال 4: شیطان کے وسوسوں سے کیسے بچا جائے؟

جواب: شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اس کا ذکر کرنا چاہیے۔

سوال 5: قیامت کے دن کون گواہی دے گا؟

جواب: قیامت کے دن انسان کے اپنے اعضاء — جیسے کان، آنکھیں اور جلد — اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: برائی کا جواب بھلائی سے دینے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ حم السجدہ میں بتایا گیا ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دینا چاہیے۔ جب انسان برائی کے بدلے بھلائی کرتا ہے تو دشمنی دوستی میں بدل سکتی ہے اور معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ برائی کا جواب برائی سے دینے سے جھگڑا بڑھتا ہے اور نفرت پھیلتی ہے۔ اس لیے صبر اور حسنِ اخلاق سے کام لینا چاہیے۔ یہی دعوت کا بہترین طریقہ ہے۔

سوال 2: سورۃ حم السجدہ میں قرآن مجید کی کیا خصوصیت بیان ہوئی ہے؟

جواب: سورۃ حم السجدہ میں قرآن مجید کو واضح اور مفصل کتاب قرار دیا گیا ہے۔ اس کی آیات صاف اور روشن ہیں جو ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہیں۔ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ جو شخص قرآن پر غور کرتا ہے اسے ہدایت ملتی ہے اور جو اس سے منہ موڑتا ہے وہ گمراہی میں پڑتا ہے۔

سورۃ 14: سورۃ حم السجدہ (فصلت) — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ حم السجدہ کا دوسرا نام کیا ہے؟
(الف) سورۃ النور (ب) سورۃ الفتح (ج) سورۃ الملک (د) سورۃ فصلت

2۔ فصلت کے معنی کیا ہیں؟
(الف) مشکل (ب) پوشیدہ (ج) مختصر (د) واضح اور مفصل بیان کی گئی

3۔ برائی کا جواب کس سے دینا چاہیے؟
(الف) جھگڑے سے (ب) برائی سے (ج) بھلائی سے (د) خاموشی سے

4۔ دعوت میں کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟
(الف) غصے کی (ب) صبر اور حکمت کی (ج) جلد بازی کی (د) زبردستی کی

5۔ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
(الف) اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے (ب) بھاگنا چاہیے (ج) خاموش رہنا چاہیے (د) ڈرنا چاہیے

6۔ قیامت کے دن گواہی کون دے گا؟
(الف) صرف لوگ (ب) کوئی نہیں (ج) صرف فرشتے (د) انسان کے اپنے اعضاء

7۔ آسمان و زمین کی تخلیق کس کی دلیل ہے؟
(الف) اتفاق کی (ب) انسان کی طاقت کی (ج) اللہ کی قدرت کی (د) فطرت کی

8۔ سورۃ حم السجدہ کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ قرآن مجید کیسی کتاب ہے؟
(الف) واضح ہدایت کی کتاب (ب) کہانیوں کی کتاب (ج) پرانی کتاب (د) مشکل کتاب

10۔ صبر کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) تباہی (ب) رسوائی (ج) ناکامی (د) کامیابی

جوابی کلید: 1۔ د 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د

سورۃ 15: سورۃ الشوریٰ

سورۃ الشوریٰ مکی سورت ہے جس کا نام مشورے کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں مشورے کی اہمیت، اتحاد، اللہ کی قدرت اور توبہ کا ذکر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مومن اپنے معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

اہم نکات

- مشورہ مومنوں کی اہم صفت ہے — وہ اپنے معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی کے ہاتھ میں تمام اختیارات ہیں۔
- اختلافات کو صبر اور عفو سے حل کرنا چاہیے۔
- توبہ کرنے والوں کی توبہ اللہ قبول فرماتا ہے۔
- دنیا کی نعمتیں عارضی ہیں اور آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا سنتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **شوریٰ:** مشورہ، آپس میں رائے لینا • **عفو:** معاف کرنا، درگزر کرنا • **اتحاد:** مل جل کر رہنا

خلاصہ: سورۃ الشوریٰ مشورے اور اتحاد کی سورت ہے۔ مومن اپنے معاملات میں مشورہ کرتے ہیں، اختلافات کو عفو و درگزر سے حل کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مشورہ کرنے سے فیصلے بہتر ہوتے ہیں اور اتحاد قائم رہتا ہے۔

سورۃ 15: سورۃ الشوریٰ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الشوریٰ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں مشورے (شوریٰ) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الشوریٰ رکھا گیا۔

سوال 2: مشورہ کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: مشورہ کرنے سے فیصلے بہتر ہوتے ہیں، غلطیوں سے بچا جا سکتا ہے اور آپس میں اتحاد قائم رہتا ہے۔

سوال 3: اختلافات کو کیسے حل کرنا چاہیے؟

جواب: اختلافات کو صبر، عفو و درگزر اور بات چیت سے حل کرنا چاہیے۔

سوال 4: توبہ کرنے والوں کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: توبہ کرنے والوں کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

سوال 5: دنیا اور آخرت کی نعمتوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: دنیا کی نعمتیں عارضی ہیں جبکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الشوریٰ کی روشنی میں مشورے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الشوریٰ میں مشورے کو مومنوں کی اہم صفت قرار دیا گیا ہے۔ مومن اپنے معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں کیونکہ مشورے سے بہتر فیصلے ہوتے ہیں اور سب کی رائے شامل ہوتی ہے۔ مشورہ کرنے سے غلطیوں سے بچا جا سکتا ہے اور آپس میں اتحاد اور اعتماد بڑھتا ہے۔ گھر، ادارے اور حکومت — ہر جگہ مشورہ کرنے سے کام بہتر طریقے سے انجام پاتا ہے۔ اس لیے اہم فیصلے کرتے وقت دوسروں سے مشورہ کرنا چاہیے۔

سوال 2: سورۃ الشوریٰ سے ہمیں اتحاد اور بھائی چارے کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ الشوریٰ سکھاتی ہے کہ مومنوں کو آپس میں اتحاد اور بھائی چارے سے رہنا چاہیے۔ اختلافات کو عفو و درگزر سے حل کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ جب لوگ مشورے سے کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں تو معاشرہ مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اتحاد سے رہتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سورۃ 15: سورۃ الشوریٰ — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ شوریٰ کے معنی کیا ہیں؟
(الف) مشورہ (ب) جنگ (ج) عبادت (د) حکم

2۔ مشورہ کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
(الف) وقت ضائع ہوتا ہے (ب) کچھ نہیں (ج) جھگڑا بڑھتا ہے (د) فیصلے بہتر ہوتے ہیں

3۔ اختلافات کو کیسے حل کرنا چاہیے؟
(الف) الگ ہو کر (ب) جھگڑے سے (ج) عفو و درگزر سے (د) خاموشی سے

4۔ توبہ کرنے والوں کی توبہ کون قبول فرماتا ہے؟
(الف) فرشتے (ب) اللہ تعالیٰ (ج) پیغمبر (د) لوگ

5۔ دنیا کی نعمتیں کیسی ہیں؟
(الف) عارضی (ب) بے معنی (ج) حرام (د) ہمیشہ رہنے والی

6۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا کیا کرتا ہے؟
(الف) بھول جاتا ہے (ب) رد کرتا ہے (ج) نظرانداز کرتا ہے (د) سنتا ہے اور مدد فرماتا ہے

7۔ مشورہ مومنوں کی کون سی صفت ہے؟
(الف) عیب (ب) برائی (ج) اہم صفت (د) کمزوری

8۔ سورۃ الشوریٰ کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ اتحاد سے معاشرہ کیسا ہوتا ہے؟
(الف) مضبوط (ب) بکھرا ہوا (ج) پریشان (د) کمزور

10۔ بھروسہ کس پر کرنا چاہیے؟
(الف) دولت پر (ب) طاقت پر (ج) انسان پر (د) اللہ پر

جوابی کلید: 1۔ الف 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف 6۔ د 7۔ ج 8۔ ب 9۔ الف 10۔ د